از عدالت عظمی

شری جی سیلز کارپوریشن اور دیگر

بنام

یونین آف انڈیا

20 دسمبر 1996

[اے۔ایم۔احمدی، چیف جسٹس۔این پی سنگھ اور سجا تاوی۔منوہر، جسٹسز]

کسٹمز ایکٹ، :1962 دفعہ 25(1)/کسٹمز ٹیرف ایکٹ، :1975 باب 39، پہلا گشوارہ — پولی وینیل کلورائڈ ریزنز کی درآمد — کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ نوٹیفکیشن 66 کے ذریعے، 31.3.1981 تک — ادائیگی کے بعد کے نوٹیفکیشن سے دستبرداری کسٹم ڈیوٹی 16.10.1980 کو جاری کی گئی — آیا حکومت کے خلاف اقراری عذر عارضی کا اصول لاگو ہوتا ہے — منعقد کیا جاتا ہے، صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب عوامی مفادات کی نگرانی نہ ہو — لیکن عدالت کو خود کو مطمئن کرنا ہوگا کہ اس طرح کے عوامی مفادات موجود ہیں۔

حکومت نے نوٹیفکیشن نمبر 66 کسٹمز مورخہ جی ایس آر کے ذریعے پولی وینائل کلورائڈ رال (پی وی سی) کی درآمدات کو اس پر قابل رہائش کسٹم ڈیوٹی سے 31.3.81 تک چھوٹ دی۔حکومت کی طرف سے دی گئی اس پختہ یقین دہانی کے یقین پر اپیل کنندہ نے یو پی ایکسپورٹ کارپوریشن کے ساتھ ایک حقیقی صارف کے طور پر پی وی سی رال کی درآمد کا انتظام کیا اور 2.10.80 پر غیر ملکی فراہمی کے خلاف اعتبار نامہ کھولے اور سامان 8.11.80 پر بندرگاہ پر پہنچا۔تاہم، کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ واپس لینے کا نوٹیفکیشن 16.10.80 پر جاری کیا گیا تھا۔اپیل گزاروں نے چھوٹ واپس لینے کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی درخواست دائر کی جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل گزاروں نے الزام لگایا کہ انہوں نے اس یقین دہانی پر پی وی سی رال درآمد کیا کہ اس پر کوئی کسٹم ڈیوٹی عائد نہیں کی جائے گی اور یہ کہ لیکن اس چھوٹ کے لیے، انہوں نے پی وی سی رال درآمد نہیں کیا ہوگا کیونکہ یہ غیر اقتصادی ہوتا۔اس لیے یہ دلیل دی گئی کہ حکومت کو نوٹیفکیشن نمبر 66 کا فائدہ واپس لینے سے روک دیا جانا چاہیے۔یہ بھی دعوی کیا گیا کہ کاسنکا ٹریڈنگ کا فیصلہ درست نہیں ہے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1: پبلک اتھارٹی/حکومت کے خلاف پرامیسری اسٹاپیل کے اطلاق کا تعین مساوات کے توازن یا عوامی مفاد پر منحصر ہے اور

یہ کہ یہ عدالت ہے جسے یہ طے کرنا ہے کہ آیا حکومت کو "وعدے" یا "نمائندگی" کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے۔[A-B–895؛H–896]

1.2۔اقراری عذر عارضی کا اصول حکومت کے خلاف لاگو ہوتا ہے لیکن اگر کوئی عوامی مساوات کی نگرانی ہوتی ہے تو حکومت کو اپنا موقف تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی۔اس کے بعد وہ اس کی طرف سے کی گئی نمائندگی سے دستبردار ہو سکے گی جس نے افراد کو کچھ ایسے اقدامات کرنے پر مجبور کیا جو اس طرح کی واپسی کی وجہ سے ایسے افراد کے مفاد کے خلاف ہو سکتے ہیں۔تاہم عدالت کو خود کو مطمئن کرنا چاہیے کہ اس طرح کا عوامی مفاد موجود ہے۔[894–اے–بی]

میسرز موتی لال پدمپت شوگر ملز کمپنی (پی) لمیٹڈ بنام ریاست اتر پردیش اور دیگر،[1979] 2 ایس سی آر 641، پر انحصار کیا۔

بامبے کنڈکٹرز اینڈ الیکٹرکلز لمیٹڈ اور دیگر بنام حکومت انڈیا اور دیگر (1986) 23 ای سی ٹی 87 دہلی، حوالہ دیا گیا۔

ایمانوئل ایودجی بنام برسکو، (1964) آل ای آر 556، حوالہ دیا گیا۔

2.1۔موجودہ معاملے میں اپیل گزاروں نے کسی ایسے حقائق کا انکشاف نہیں کیا ہے جو ان کے حق میں بہتر مساوات کے وجود کو ظاہر کر سکے۔انہوں نے صرف اتنا الزام لگایا ہے کہ وہ چھوٹ کے بغیر پی وی سی رال درآمد نہیں کرتے کیونکہ یہ "ناقابل عمل" اور "غیر معاشی" ہوتا اور مزید یہ کہ بہت سے افراد نے چھوٹ کا پورا فائدہ اٹھایا؛ اس کے علاوہ چھوٹ نے کچھ افراد کو ترجیحی سلوک دیا، لیکن اپیل گزاروں کو نہیں۔کاسنکا ٹریڈنگ کے فیصلے میں بیان کردہ معاشی صورتحال کے حقائق کو متنازعہ نہیں کیا گیا ہے۔نہ ہی اپیل گزاروں کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ عوامی مفاد میں نوٹیفکیشن نمبر 66 کی جگہ لینے کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔[D-F–896]

2.2۔ایک بار جب عوامی مفاد کو اعلیٰ مساوات کے طور پر قبول کر لیا جاتا ہے جو انفرادی ایکویٹی کو ختم کر سکتا ہے، تو یہ اصول اس صورت میں بھی لاگو ہونا چاہیے جب مدت کا اشارہ کیا گیا ہو۔حکومت کسی وعدے سے پیچھے ہٹنے کی مجاز ہے یہاں تک کہ اگر اس میں کوئی واضح عوامی مفاد شامل نہ ہو، بشرطیکہ کسی کو بھی کسی ایسی منفی صورتحال میں نہ ڈالا جائے جسے درست نہیں کیا جا سکتا۔[H–897؛H–896]

مودی لال پدمپت شوگر ملز بنام جی او آئی اور دیگر [1979] 2 ایس سی آر 641، پر انحصار کیا۔

کاسنکا ٹریڈنگ اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر جے ٹی (1994) 7 ایس سی 362، حوالہ دیا گیا۔

ایمانوئل ایودیجی اجئی بنام برسکو، (1964) 3 آل ای آر 556، حوالہ دیا گیا۔

3۔موجودہ معاملے میں، عوامی مفاد کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس لیے حکومت کے لیے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ چھوٹ واپس لینے سے پہلے

نوٹس دے۔[897–سی]

4۔کاسنکا ٹریڈنگ کا فیصلہ حقائق اور قانون کے درست تجزیے پر مبنی ہے، اور فیصلے سے مختلف ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔[D–897]

کاسنکا ٹریڈنگ اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر جے ٹی (1994) 7 ایس سی 362 نے تصدیق کی۔[D–897]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1984: کی دیوانی اپیل نمبر 3000۔

1980 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 1574 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

جسٹس بی ڈی اینڈ کمپنی کے اپیلینٹس کے لیے سولی جسٹس سوراب جی، مس امرتا، رویندر نارائن، راجن نارائن، مس پنیت سنگھ، مس سونو بھٹنا گر، اروند ورما۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایم چندر شیکھرن، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، این کے باجپائی، ایس ڈی شرما اور وی کے ورما۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

احمد، سی جے۔موجودہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے تاریخ نمبر 1 کے فیصلے پر اعتراض کرتی ہے جس میں حکومت ہند، وزارت خزانہ، محکمہ محصول کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر 205/ ٹی–نمبر کو چیلنج کرنے والی اپیل گزاروں کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا گیا تھا۔355/ 141/ 80– کسٹم .I (اس کے بعد "نوٹیفکیشن نمبر 205" کہا جاتا ہے)۔یہ نوٹیفکیشن ایک سابقہ نوٹیفکیشن کی جگہ جاری کیا گیا تھا جس کی تاریخ 15.3.1979 نوٹیفکیشن نمبر 66 کسٹمز مورخہ G. S. R. 15.3.1979 (جسے اس کے بعد "نوٹیفکیشن نمبر 66" کہا گیا ہے۔پہلے نوٹیفکیشن نمبر 66 کے ذریعے حکومت نے کسٹم ٹیرف ایکٹ، 1975 کے پہلے گوشوارہ کے باب 39 کے تحت آنے والے پولی وینائل رال (پی وی سی) کی درآمدات کو پہلے گوشوارہ میں بیان کردہ کسٹم لیوبل ڈیوٹی سے چھوٹ دے دی۔نوٹیفکیشن نمبر 66 کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے :

"کسٹمز ایکٹ، 1962 (1962 کا 52) کی دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اور وزارت خزانہ، محکمہ محصول میں حکومت بھارت کے نوٹیفکیشن کی جگہ، نمبر 145:– کسٹمز، تاریخ 27 جولائی 1980، مرکزی حکومت، اس بات سے مطمئن ہو کر کہ عوامی مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے، اس طرح پولی وینائل کلورائڈ رال کو، جو کسٹمز ٹیرف ایکٹ، 1975 (1975 کا 51) کے پہلے گوشوارہ کے باب 39 کے تحت آتا ہے، جب بھارت میں درآمد کیا جاتا ہے، اس پر قابل رہائش کسٹم کی پوری ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے جو مذکورہ پہلے گوشوارہ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ نوٹیفکیشن 31 مارچ 1981 تک نافذ العمل رہے گا۔

اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے دی گئی اس پختہ یقین دہانی پر کہ 31.3.1981 تک پیویسی رال کی درآمد پر کوئی کسٹم ڈیوٹی قابل عمل نہیں ہوگی، انہوں نے یو پی ایکسپورٹ کارپوریشن، کانپور کے ساتھ ایک حقیقی صارف کے طور پر پیویسی رال کی درآمد کے لیے ایک انتظام کیا اور 2.10.1980 پر غیر ملکی فراہمی کے خلاف اعتبار نامہ کھولے اور سامان 8.11.1980 پر بمبئی پورٹ پر پہنچے۔ تاہم، کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ واپس لینے کا نوٹیفکیشن 16.10.1980 پر جاری کیا گیا تھا۔ اعتراض شدہ نوٹیفکیشن کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے :

" کسٹمز ایکٹ، 1962 (1962 کا 52) کی دفعہ 25 کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور وزارت خزانہ، محکمہ ریونیو، 66 کسٹمز، مورخہ 15 مارچ 1979 میں حکومت ہند کے نوٹیفکیشن کو ختم کرتے ہوئے، مرکزی حکومت اس بات سے مطمئن ہے کہ عوامی مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے، اس طرح پولی وینائل کلورائڈ رال کو مستثنی قرار دیا گیا ہے، جو کسٹمز ٹیرف ایکٹ، 1975 (1975 کا 51) کے پہلے گوشوارہ کے باب 39 کے تحت آتا ہے، جب اسے انڈیا میں درآمد کیا جاتا ہے، تو اسے وہاں رہنے کے قابل کسٹمز ڈیوٹی سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔ جس کی وضاحت مذکورہ فرسٹ گوشوارہ میں کی گئی ہے جیسا کہ قیمت کے لحاظ سے چالیس فیصد سے زیادہ ہے۔

(کے۔ چندر مولی)

حکومت ہند کے ماتحت سیکرٹری"

اپیل گزاروں نے الزام لگایا کہ انہوں نے اس یقین دہانی پر پی وی سی رال درآمد کیا کہ اس پر کوئی کسٹم ڈیوٹی عائد نہیں کی جائے گی اور یہ کہ لیکن اس چھوٹ کے لیے انہوں نے پی وی سی رال درآمد نہیں کیا ہوگا کیونکہ یہ غیر اقتصادی ہوتا۔ اس لیے ان کا کہنا ہے کہ حکومت کو نوٹیفکیشن نمبر 66 کا فائدہ واپس لینے سے روک دیا جانا چاہیے۔

عدالت عالیہ کا متنازعہ فیصلہ کافی مختصر ہے۔ یہ مکمل طور پر بمبئی کنڈکٹرز اینڈ الیکٹریکلز لمیٹڈ کے معاملے میں اسی عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے پر منحصر ہے و دیگر بنام حکومت ہند اور دیگر، 1986 (23) ای ایل ٹی 87 (دہلی)۔ بمبئی کنڈکٹرز (سپرا) کے معاملے میں فیصلے کا بنیادی مرکز یہ تھا کہ ٹیکسوں کا نفاذ اور ان کی واپسی قانون سازی کے کام ہیں اور چونکہ مقننہ کے خلاف کوئی رکاوٹ نہیں ہوسکتی، اس لیے منسوخی کا نوٹیفکیشن روک تھام کے اصولوں سے متاثر نہیں ہوا۔ تاہم، متنازعہ فیصلہ اس بات پر اختلاف نہیں کرتا ہے کہ وعدے کو روکنے کے نظریے کو ریاست کے خلاف راغب کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، عوامی حکام کے خلاف وعدے کی روک تھام کے سوال پر اس عدالت مختلف سابقہ فیصلوں کے تجزیے کے بعد، فیصلے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ جب عوامی مفاد کی ضرورت ہو تو وعدے کی روک تھام کا سوال نہیں اٹھایا جاسکتا۔ بامبے کنڈکٹرز میں فیصلے کے مندرجہ ذیل حصے کو منافع کے ساتھ حوالہ دیا جاسکتا ہے تاکہ عدالت عالیہ کی اس استدلال کی

نشاندہی کی جاسکے کہ متنازعہ نوٹیفکیشن کو کیوں کالعدم نہیں کیا جاسکا، چاہے وہ قانون سازی کا کام ہو یا ایگزیکٹو۔

"......ایم پی شوگر ملز میں یہ تسلیم کیا گیا کہ جہاں حکومت کا عوام کے لیے فرض ہے کہ وہ مختلف طریقے سے کام کرے، وہاں حکومت کو ایسا کرنے سے روکنے کے لیے پرامیسری اسٹاپیل کی درخواست نہیں کی جاسکتی۔حکومت کو قانون کے تحت اپنے فرض کی انجام دہی میں کام کرنے سے نہیں روکا جاسکتا (اے آئی آر 1979 ایس سی 646 621 پر)۔

42۔حکام کی طرف سے ایک بات واضح ہے۔ایک بھی ایسا مقدمہ نہیں ہے جو یہ کہنے کی حد تک چلا گیا ہو کہ استوپل کی استدعا عوامی مفاد کے خلاف بھی کی جاسکتی ہے۔موجودہ بنیادی طور پر" عوامی مفاد" کا معاملہ ہے۔تمام حکام یکساں طور پر یہ مانتے ہیں کہ" مفاد عامہ" کے خلاف استوپل کی درخواست کسی فریق کو فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ورنہ حکومت اپنے اختیار پر زور نہیں دے سکے گی اور ایک بے بس تماشائی ہوگی چاہے عوامی مفاد اسے مختلف طریقے سے کام کرنے کا مطالبہ کرے۔یہ حکومت کی طرف سے اپنے قانون سازی کے اختیارات کو تسلیم کرنے کے مترادف ہوگا جنہیں عوامی بھلائی کے لیے استعمال کرنا پڑتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دفعہ 25 مرکزی حکومت کو عوامی مفاد میں کام کرنے اور اسے چھوٹ دینے یا منسوخ کرنے کا قانونی اختیار دیتی ہے۔

43۔جہاں نتیجہ حکومت کو اس استثنی کو جاری رکھنے پر مجبور کرنے کے لیے ہوگا، عذر عارضی کی درخواست نہیں کی جاسکتی جسے ایک مجاز قانون سازی نے کسی بھی وقت عوامی مفاد میں واپس لینے کے لیے ایگزیکٹو کو جائز طور پر اختیار دیا ہے۔مفاد عامہ میں چھوٹ دی جاسکتی ہے۔مفاد عامہ میں چھوٹ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے۔دوسرے لفظوں میں، افراد کے حقوق عوامی بھلائی کے سب سے بڑے مفاد کے ماتحت ہیں۔سیکشن 25 عام بھلائی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔" عوامی مفاد معاشی منظرنامے پر حاوی ہے۔اگر عوامی مفاد میں مرکزی حکومت کو لگتا ہے کہ ٹیرف وال لگا کر اپنی صنعت کی حفاظت کرنا ضروری ہے تو یہ کہنا بے سود ہوگا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتی کیونکہ وہ کسی خاص وقت تک چھوٹ جاری رکھنے کے اپنے وعدے پر پابند ہے۔تاجر ایگزیکٹو کے اس کے نفاذ، چھوٹ، دوبارہ نفاذ اور ٹیکسوں اور محصولات کی دوبارہ چھوٹ پر اس کے رویے پر غصہ محسوس کرسکتے ہیں۔لیکن کب چھوٹ دی جائے اور کب ڈیوٹی عائد کی جائے یہ مقننہ کی طرف سے ایگزیکٹو پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔یہ اقتصادی آب و ہوا پر منحصر ہوگا۔نئے دور میں نئے اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔بڑھتے ہوئے باہمی انحصار کی دنیا میں ہر ملک سب سے پہلے اپنی گھریلو صنعت کا تحفظ چاہتا ہے۔

44۔بازار کی قوتوں اور رسد اور طلب کے قوانین کے زیر انتظام، اگر حکومت کو معلوم ہوتا ہے کہ اسے فوری طور پر استثنی کا نوٹیفکیشن واپس لینا چاہیے تو وہ ایسا کرسکتی ہے۔جس چیز نے حکومت کو استثنی اور دوبارہ نفاذ کا قدم اٹھانے پر آمادہ کیا وہ روشن خیال خود مفاد تھا، ایسا خود مفاد جو عام بھلائی کی خدمت کرے گا۔گھریلو بازار کے تحفظ اور قیمتوں کی سطح کو مستحکم کرنے کے لیے کسٹم ڈیوٹی کا نفاذ اور چھوٹ حکومت کی اہم گاڑیاں ہیں۔محصولات ملکی پیداوار کو غیر ملکی مسابقت سے بچانے کے لیے اس کے منتخب کردہ آلات ہیں۔"

اسی اعتراض شدہ نوٹیفکیشن نمبر 205 کو اس عدالت کی طرف سے کاسنکا ٹریڈنگ اینڈ انڈر وغیرہ بنام یونین آف انڈیا اور دیگر میں طے شدہ اپیلوں کے ایک اور سیٹ میں چیلنج کیا گیا۔ , جے ٹی 1994 (7) ایس سی 362۔اس نوٹیفکیشن کو اس عدالت ایک دونفری بینچ نے برقرار رکھا جس میں چیف جسٹس ایم این وینکٹاچلیا اور جسٹس اے ایس آنند شامل تھے۔تاہم، ہمارے سامنے دلیل دی گئی ہے کہ

کاسنکا ٹریڈنگ کا فیصلہ درست نہیں ہے۔

ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم حکومت کے خلاف وعدے کی خلاف ورزی سے متعلق مقدمے کے قانون کے تاریخی تجزیے میں جائیں۔ یہ کہنا کافی ہے کہ حکومت کے خلاف پرامیسری اسٹاپیل کا اصول لاگو ہوتا ہے لیکن اگر کوئی عوامی مساوات کی نگرانی ہوتی ہے تو حکومت کو اپنا موقف تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس کے بعد وہ اس کی طرف سے کی گئی نمائندگی سے دستبردار ہو سکے گی جس نے افراد کو کچھ ایسے اقدامات کرنے پر مجبور کیا جو اس طرح کی واپسی کی وجہ سے ایسے افراد کے مفاد کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ تاہم عدالت کو خود کو مطمئن کرنا چاہیے کہ ایسا عوامی مفاد موجود ہے۔ اس پہلو پر قانون میسرز موتی لال پدمپت شوگر ملز کمپنی (پی) لمیٹڈ بنام ریاست اتر پردیش اور دیگر، [1979] 2 ایس سی آر 641 کے معاملے میں مضبوطی سے طے کیا گیا ہے۔ ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ حصہ ذیل میں نکالا گیا ہے:—

" یہ صرف اس صورت میں ہے جب عدالت حکومت کی طرف سے پیش کردہ مناسب اور مناسب مواد پر مطمئن ہو، سب سے اہم مفاد عامہ کا مطالبہ ہے کہ حکومت وعدے کی پابند نہ رہے بلکہ اس سے بلا روک ٹوک کام کرنے کے لیے آزاد ہو، کہ عدالت حکومت کے خلاف وعدے کو نافذ کرنے سے انکار کر دے۔ عدالت حکومت کے محض یک طرفہ فیصلے پر عمل نہیں کرے گی، کیونکہ یہ عدالت ہے جسے فیصلہ کرنا ہے نہ کہ حکومت کو کہ آیا حکومت کو ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے۔ یہ قانون کی حکمرانی کا جوہر ہے۔ حکومت پر یہ ظاہر کرنے کا بوجھ ہوگا کہ وعدے کے مطابق کام کرنے کے علاوہ حکومت میں عوامی مفاد اتنا زیادہ ہے کہ حکومت کو وعدے کے پابند رکھنا غیر مساوی ہوگا اور عدالت اس بوجھ کو نبھانے میں ثبوت کے انتہائی سخت معیار پر اصرار کرے گی۔ لیکن یہاں تک کہ جہاں اس طرح کا کوئی غالب مفاد عامہ نہیں ہے، تب بھی حکومت کے لیے یہ مجاز ہو سکتا ہے کہ وہ " معقول نوٹس دینے پر جو کہ باضابطہ نوٹس کی ضرورت نہیں ہے، وعدے کو اپنے عہدے کو دوبارہ شروع کرنے کا معقول موقع دے کر" وعدے سے پیچھے ہٹ جائے بشرطیکہ یقینی طور پر سابقہ صورتحال کو بحال کرنے کا وعدہ ممکن ہو۔ تاہم، اگر وعدہ اپنے عہدے پر دوبارہ بحال نہیں ہو سکتا، تو وعدہ حتمی اور ناقابل تنسیخ ہو جائے گا۔ ایمانوئل آیوڈیجی اجئی بنام برسکو، (1964) 3 آل۔ای۔آر۔ 556"

مندرجہ بالا تجزیے سے دو تجاویز سامنے آتی ہیں:

(1) عوامی اتھارٹی/حکومت کے خلاف وعدے کی روک تھام کے اطلاق کا تعین مساوات کے توازن یا عوامی مفاد پر منحصر ہے۔

(2) یہ عدالت ہے جسے یہ طے کرنا ہے کہ آیا حکومت کو" وعدے" یا" نمائندگی" کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے۔

موجودہ معاملے میں، پی وی سی پر کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ ہونے والے پہلے نوٹیفکیشن میں خود کہا گیا ہے کہ" مرکزی حکومت مطمئن ہے کہ عوامی مفاد میں ایسا کرنا ضروری ہے" ۔ بعد میں جاری کردہ نوٹیفکیشن میں جس نے بنائے نالش موجودہ مقصد کو جنم دیا، وہی بیان موجود ہے۔

کاسنکا میں عدالت دراصل اس پہلو پر غور کر چکی ہے۔ پیرا گراف 19 میں عدالت کہتی ہے :

" پی وی سی رال، یہ متنازعہ نہیں ہے، بھارت میں تیار کیا جاتا ہے اور بیرون ملک سے بھی درآمد کیا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ میں یونین آف انڈیا کی طرف سے دائر عرضی درخواست کے جواب میں، جواب دہندگان کی طرف سے " مفاد عامہ" میں استثنی نوٹیفکیشن نمبر 66 / 79 کے اجرا کا جواز بیان کیا گیا۔ یہ کہا گیا کہ مقامی اور درآمد شدہ مواد کی فروخت کی قیمتوں کو برابر کرنے اور سامان کی فراہمی کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے صارفین کو یکساں قیمت پر سامان دستیاب کرانے کے مقصد سے کابینہ نے قانون کی دفعہ 25(1) کے تحت 1979 کا استثنی نوٹیفکیشن نمبر 66 جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد، جب یہ پایا گیا اور محسوس کیا گیا کہ مصنوعات کی بین الاقوامی قیمتیں گر رہی ہیں اور اس کے نتیجے میں درآمدی قیمتیں مقامی مواد کی سابقہ فیکٹری قیمتوں سے کم ہو گئی ہیں، تو حکومت بھارت نے مواد کی جانچ کی اور " مفاد عامہ" میں استثنی نوٹیفکیشن کو واپس لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس طرح یونین آف انڈیا نے ان حالات کا انکشاف کیا ہے جن کے تحت ابتدائی طور پر چھوٹ دی گئی تھی اور ساتھ ہی ان حالات کی تبدیلی کا بھی انکشاف کیا ہے جو چھوٹ کے نوٹیفکیشن کو واپس لینے کی ضمانت دیتے ہیں۔ یونین آف انڈیا کی طرف سے چھوٹ کے نوٹیفکیشن کو واپس لینے کا جواز پیش کرنے کی وجوہات، ہماری رائے میں، مفاد عامہ میں اختیارات کے استعمال سے غیر متعلقہ نہیں ہیں، اور نہ ہی وہ اس اختیار کے استعمال کی حمایت کرنے کے لیے ناکافی دکھائی گئی ہیں۔ ریکارڈ پر موجود مواد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 25(1) کے تحت" مفاد عامہ" میں جاری کردہ استثنی کا نوٹیفکیشن اضافی قیمت طے کرنے کے لیے بنایا گیا تھا جو مقامی کاروباریوں کو پی وی سی رال درآمد کرنے کے لیے ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ کسی بھی درآمد کنندہ سے ڈیوٹی ادا کرنے اور نقصان اٹھانے کے بعد پی وی سی رال درآمد کرنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے استثنی کا نوٹیفکیشن اس مقصد کے ساتھ جاری کیا گیا تھا کہ ان نقصانات کو ہر ممکن حد تک کم کیا جا سکے۔ یہ نوٹیفکیشن درآمد کنندہ کے لیے اضافی منافع کے ممکنہ ذریعہ کے طور پر جاری نہیں کیا گیا تھا۔ ایک بار پھر، اس وقت جب حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن واپس لیا گیا تھا، درآمد کنندگان کو کسی نقصان کا سامنا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی جیسا کہ یونین آف بھارت کی طرف سے دائر کاؤنٹر میں واضح طور پر بیان کیا گیا تھا اور جس دلیل کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔ یونین آف بھارت کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر کاؤنٹر سے یہ بالکل واضح ہے کہ تبدیل شدہ حالات کے پیش نظر چھوٹ کو جاری رکھنے کی ضرورت اب ضروری نہیں تھی۔"

یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ بمبئی کنڈکٹرز کے معاملے میں عدالت عالیہ نے بھی استثنی کے نوٹیفکیشن کو واپس لینے میں اسی طرح کی عوامی دلچسپی دیکھی تھی۔ موجودہ معاملے میں اپیل گزاروں نے کسی ایسے حقائق کا انکشاف نہیں کیا ہے جو ان کے حق میں بہتر مساوات کے وجود کو ظاہر کر سکے۔ انہوں نے صرف اتنا الزام لگایا ہے کہ وہ چھوٹ کے بغیر پی وی سی رال درآمد نہیں کرتے کیونکہ اسے چھوٹ کے بغیر پی وی سی رال درآمد کیا جاتا کیونکہ یہ " ناقابل عمل" اور " غیر اقتصادی" ہوتا اور مزید یہ کہ بہت سے افراد نے چھوٹ کا پورا فائدہ اٹھایا؛ اس کے علاوہ، چھوٹ نے کچھ افراد کو ترجیحی سلوک دیا، لیکن اپیل گزاروں کو نہیں۔ کاسنکا کے فیصلے میں بیان کردہ معاشی صورتحال کے حقائق کی تردید نہیں کی گئی ہے۔ نہ ہی اپیل گزاروں کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ عوامی مفاد میں نوٹیفکیشن نمبر 66 کی جگہ لینے کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت کہ نوٹیفکیشن نمبر 66 میں اس مدت کا ذکر کیا گیا ہے جس کے دوران اسے نافذ رہنا تھا، صورتحال میں کوئی فرق ڈالے گا۔ دوسرے لفظوں میں، کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس مدت کے اندر چھوٹ نافذ رہے گی اس کی وضاحت کیے بغیر نوٹیفائی کی گئی چھوٹ، عوامی مفاد میں واپس لی جائے گی لیکن اس مدت میں نہیں جس میں اس طرح کی مدت متعین کی گئی ہو؟ ایک بار جب عوامی مفاد کو

اعلیٰ مساوات کے طور پر قبول کرلیا جاتا ہے جو انفرادی ایکویٹی کو ختم کرسکتا ہے، تو یہ اصول ان صورتوں میں بھی لاگو ہونا چاہیے جہاں مدت کا اشارہ کیا گیا ہو۔ حکومت کسی وعدے سے پیچھے ہٹنے کی مجاز ہے یہاں تک کہ اگر اس میں کوئی واضح عوامی مفاد شامل نہ ہو، بشرطیکہ کسی کو بھی کسی ایسی منفی صورتحال میں نہ ڈالا جائے جسے درست نہیں کیا جاسکتا۔ ایمانوئل آیوڈیجی اجئی بنام برسکو (1964) 3 میں ایم پی شوگر ملز (اوپر) میں مذکور تمام ای آر 556 میں استدلال کی لکیر کو اپنانے کے لیے، یہاں تک کہ جہاں اس طرح کا کوئی عوامی مفاد نہیں ہے، پھر بھی یہ حکومت کی اہلیت کے اندر ہوسکتا ہے کہ وہ معقول نوٹس دینے کے وعدے سے باز رہے، جو کہ باضابطہ نوٹس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، وعدے کو اپنے عہدے کو دوبارہ شروع کرنے کا معقول موقع فراہم کرے، بشرطیکہ وعدہ کے لیے پہلے کی صورتحال کو بحال کرنا ممکن ہو۔ تاہم، اگر وعدہ اپنے عہدے پر دوبارہ بحال نہیں ہوسکتا، تو وعدہ حتمی اور ناقابل تنسیخ ہوجائے گا۔

تاہم، موجودہ معاملے میں، عوامی مفاد کی نگرانی ہوتی ہے اور اس لیے حکومت کے لیے یہ لازمی نہیں ہونا چاہیے کہ وہ چھوٹ واپس لینے سے پہلے نوٹس دے۔

ہماری رائے میں، کاسنکا ٹریڈنگ کا فیصلہ حقائق اور قانون کے درست تجزیے پر مبنی ہے۔ ہمیں فیصلے سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس کے مطابق موجودہ اپیل مسترد کردی جاتی ہے۔ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں گی۔

ایس۔ ایس۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this document